بچاؤ کا ایک ہی راستہ

ملک عزیز کے دگرگوں سیاسی‘ معاشی اور معاشرتی حالات پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ کرپشن کے ناسور نے جڑیں اتنی گہری پکڑ لی ہیں کہ اب بغیر بڑی سرجری کے اس کا خاتمہ نظر نہیں آتا۔ مہنگائی کا سیلاب ہے کہ تھم کے ہی نہیں دیتا۔ غریب آدمی جائز ناجائز کی تمیز سے مستغنی ہونے پر گویا کہ مجبور ہو چکا ہے۔ اوپر سے بدامنی اور قتل و غارت بھی عام سی بات بن چکی ہے۔ نفاقِ عملی کی مختلف شکلیں مہیب صورت اختیار کر چکی ہیں۔ جھوٹ‘ وعدہ خلافی‘ خیانت اب بُرائی ہی محسوس نہیں ہوتی۔ پوری قوم عذاب کی گرفت میں ہے۔ ایسے میں مذہبی منافرتیں اور فتویٰ بازیوں کا بازار بھی گرم ہے۔ حق پرست رجالِ دین‘ جنہوں نے پوری زندگیاں دین کی اشاعت اور حکم و اقامت کی جدوجہد میں کھپا دیں‘ فرقہ پرست مولویوں کی دستبرد سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ یہ اصل میں اِس دور کی ’’خارجیت‘‘ ہے کہ ہر کس و ناکس کی تکفیر کی جائے۔ قرنِ اوّل کی خارجیت نے بظاہر انتہائی متدین‘ متقی اور موحد قسم کے طبقے کے ہاتھوں حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما جیسی شخصیات کی تکفیر کی تو آج کی خارجیت کیوں پیچھے رہے؟ رجالِ دین اس خارجیت کے اصل اہداف اس لیے ہیں کہ اُن کی تکفیر کیے بغیر ان کی دکانداری نہیں چلتی۔ اسی لیے کبارِ رجالِ دین میں سے شاید ہی کوئی ہو جو بچا ہو۔

دینِ خالص کی خدمت کرنے والوں کے لیے یہ بہت سخت مرحلہ ہے۔ ان کے لیے صبر و استقلال کا مظاہرہ کرنا ازبس ضروری ہے۔ ورنہ شیطان کی چال بڑی سخت ہے۔ وہ وہاں سے پٹخنی دیتا ہے جہاں سے انسان کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

بچاؤ کا ایک ہی راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے عہدِ وفا استوار رکھا جائے....‘ اس کے پیغام ہدایت کے ساتھ مضبوط تمسک کیا جائے...‘ دین کے مطالبات سے عہدہ برآ ہوا جائے....‘ خیرِ امت کا حصہ ہونے سے جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں پورا کیا جائے.....اور ہر قسم کے کٹھن حالات میں ’’ہدایت‘‘ کی شمع روشن رکھی جائے۔ اس حوالے سے اسلامی تاریخ پر عزیمت سلف صالحین کے مجاہدانہ کردار سے بھری پڑی ہے۔ یہیں سے آج کے حق پرستوں کو درست لائحہ عمل ملے گا۔ اس ایک مستقیم راستے کے سوا تمام راستے تباہی کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صراطِ مستقیم کی ہدایت فرمائے۔ آمین!